کروناوایرس (Coronavirus) کی وجہ سے میت کو غسل دینے کے متعلق ایک اہم استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸ ۱۸ ۷ ر ن

محترم ومکرم حضرت مفتی حبیب الرحمن صاحب مدظلہ، صدر مفتی دار العلوم دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہونگے۔

ہمارے ہاں برطانیہ میں کروناوایرس کے سبب اموات کی عدد دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے، حکومت کی طرف سے چند احتیاطی تدابیر کی رعایت کرتے ہوئے غسل میت کی اجازت ہے، چنانچہ بہت سے شہروں میں مسلمانوں نے اسکا نظم کیا ہے، اور ہمارے شہر میں بھی بحمدہ تعالی اسکا نظم ہے۔ لیکن بعض علاقوں میں یہ نظم نہیں ہے جسکی وجہ سے میت کو بلا غسل دفن کیا جارہا ہے، اسکی مختلف وجوہات ہیں، ایک وجہ تو یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے جو ہدایات ہیں ان میں مخصوص ماسک اور مخصوص کپڑے پہننے کا ذکر ہے، اسکو حاصل کرنے میں کافی دشواریاں ہیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض جگہوں پر ڈاکٹر حضرات اور ہسپتال کے ذمہ دار اسکے خلاف ترغیب دے رہے ہیں اور اسکے خطرات بیان کررہے ہیں، اس سلسلہ میں اطباء کی رائے میں بھی اختلاف ہے، تیسری وجہ یہ ہے کہ بعض علاقوں میں غسل دینے کیلئے لوگ بالخصوص خواتین آمادہ نہیں ہورہی ہیں، اور ایک چوتھی وجہ یہ بھی ہے کہ بعض دیگر مسلک کے فتاوی بھی آچکے ہیں کہ ان حالات میں غسل میت ساقط ہے۔

بہر کیف، ہمارے مقامی مفتیان کرام کی طرف سے ہدایت لوگوں کو یہی ہے کہ حتی الامکان غسل میت کا نظم کیا جائے، اور اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے تمام ہدایات اور احتیاطی تدابیر کا بھی لحاظ کیا جائے۔ البتہ اگر کسی معتدبہ وجہ سے غسل ممکن نہ ہو تو اس شکل میں میت کے چہرے اور ہاتھ پر تیمم کیا جائے، اور اس صورت میں کوشش یہ کی جائے کہ انتقال کے بعد فورا، یا میت کو مخصوص تھیلے (Body Bag) میں ڈالے جانے سے قبل تیمم کر لیا جائے۔ (یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حکومت کی طرف سے یہ ضروری نہیں ہے کہ میت کو مخصوص تھیلے میں ڈالا جائے، لیکن ہسپتال والوں کا تقریبا یہ عام معمول بن گیا ہے کہ میت کو اس مخصوص تھیلے میں ڈالا جاتا ہے، اور جو حضرات غسل میت نہیں کرتے یا اسکے خطرات بیان کرتے ہیں انکا کہنا یہ ہے کہ غسل میت کیلئے اس مخصوص تھیلے کو کھولنا پڑیگا جسکی وجہ سے جراثیم پھیلنے کا خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے جہاں لوگوں کو معلوم ہو کہ غسل دینا مشکل ہے یا یقینی نہیں ہے، تو وہاں ہمارے مفتیان کرام کی طرف سے ہدایت یہی ہے کہ اس مخصوص تھیلے میں ڈالے جانے سے قبل میت کے چہرے اور ہاتھ پر تیمم کر لیا جائے، اسکے بعد اگر غسل کا انتظام ہو جائے تو غسل بھی کر لیا جائے۔)

البتہ جہاں غسل بھی ممکن نہ ہو اور تیمم بھی ممکن نہ ہو اور میت کو مخصوص تھیلے میں رکھ دیا گیا ہو اور اسے کھولنا متعذر ہو، تو اس صورت میں ہمارے مقامی مفتیان کرام کی طرف سے ہدایت یہ ہے کہ ضرورۃً میت کو بغیر غسل وتیمم دفن کر دیا جائے، مخصوص تھیلے کے اوپر پانی نہ ڈالا جائے اور نہ ہی اسکے اوپر مسح یا تیمم کیا جائے۔

البتہ اس سلسلہ میں بعض اہل علم کی ایک رائے ابھی موصول ہوئی ہے کہ اگر میت کے بدن پر غسل وتیمم ممکن نہ ہو، تو اس مخصوص تھیلے کے اوپر مسح کر لیا جائے اور پانی کی تری کو پورے تھیلے پر پہنچایا جائے، جیسا کہ عصائب کے اوپر مسح کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ہمارے ہاں جب میت کو مخصوص تھیلے (Body Bag) میں ڈالا جاتا ہے تو وہ عامۃ اپنے ذاتی یا ہسپتال کے کپڑے، یا ایک مخصوص قسم کا کفن (Body Shroud) پہنا ہوا ہوتا ہے، یہ کپڑے میت کے جسم کے ساتھ ملصق اور چپکے ہوئے ہوتے ہیں، پھر اس میت کو اس مخصوص تھیلے میں ڈالا جاتا ہے، یہ ایک بڑا تھیلا ہوتا ہے، جو بدن سے منفصل

ہوتا ہے، بدن کے ساتھ یا میت کے کپڑوں کے ساتھ چپکا ہوا نہیں ہوتا۔ تو اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ تھیلے کے اوپر مسح کرنے کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں جب کہ وہ بدن سے منفصل ہوتا ہے، اور کیا اس صورت میں مسح مطلوب ہے؟

اگر مطلوب ہے تو پھر ایک مزید سوال یہ ہے کہ بعض جگہوں پر ڈبل تھیلا (Double Body Bag) استعمال کیا جاتا ہے، یعنی احتیاطاً ایک تھیلے کے اوپر دوسرا تھیلا رکھا جاتا ہے، اور بعض جگہوں پر کافن (Coffin) یعنی صندوق میں ڈال کر اسکو بند کر لیا جاتا ہے، تو کیا ڈبل تھیلا اور صندوق کے اوپر بھی مسح کرنا ضروری ہوگا؟

اس سلسلہ میں کوئی صریح جزئیہ نہیں ملا، لیکن علامہ دسوقی رحمۃ اللہ علیہ الشرح الکبیر کے حاشیہ میں (جلد ۱، صفحہ ۴۰۸) تحریر فرماتے ہیں: وأما من تعذر غسله وتيممه كما إذا كثرت الموتى جدا فغسله مطلوب ابتداء لكن يسقط للتعذر جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر غسل و تیمم ممکن نہ ہو تو پھر ضرورت کی وجہ سے یہ ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر امید ہے کہ جلد از جلد جواب مرحمت فرمائینگے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

از: (مولانا) احمد سیدات واراکین جامع مسجد بلیکبرن، یوکے

ایمیل: mohammedasidat@hotmail.co.uk واٹس آپ: 00447791184583

۱۴۱۱ رتمبر رن ۱۴۴۱ھ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللّٰہ التوفیق :۔ اگر کوئی مسلمان شخص، کورونا وائرس (Coronavirus) میں انتقال کر جائے تو عام مرحومین کی طرح اُسے بھی غسل دینا شرعاً ضروری ہے؛ البتہ W.H.O (World Health Organization) یعنی: عالمی ادارہ صحت کی طرف سے غسل وغیرہ سے متعلق جن طبی احتیاطی تدابیر کی ہدایت کی گئی ہے، اُنکا بہ طور خاص لحاظ رکھا جائے، اُن میں غفلت یا بے احتیاطی نہ برتی جائے۔ اور اگر ہسپتال کی انتظامیہ غسل دینے کی اجازت نہ دے تو طبی احتیاطی تدابیر پر عمل در آمد کی یقین دہانی کر کے اُنھیں اعتماد میں لینے کی کوشش کی جائے۔ اور اگر وہ ہسپتال ہی میں غسل کا نظم کریں تو وہیں غسل دیدیا جائے۔ اور اگر غسل کی کوئی صورت نہ بن سکے تو مجبوری میں میت کو تیمّم کرا دیا جائے، مجبوری میں یہ تیمّم، غسل کا بدل ہو جائے گا۔

اور اگر تمام تر کوشش کے باوجود کسی مرحوم کے غسل یا تیمّم کی کوئی صورت نہ بن سکے اور ہسپتال کے عملہ کی طرف سے میت کو مخصوص تھیلے (Body Bag) میں پیک کر دیا گیا ہو اور اُسے کھولنے کی قطعاً اجازت نہ ہو اور بہ صورت دیگر مختلف نا قابل برداشت مسائل و پریشانیوں کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں لواحقین کا میت سے دست بردار ہو جانا یا یونہی نماز جنازہ کے بغیر میت کی تدفین کر دینا درست نہیں؛ بلکہ ایسی مجبوری میں غسل اور تیمّم کا حکم ساقط ہو جائے گا اور اسی حالت میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھ کر تدفین کر دی جائے گی۔ اور اس صورت میں چوں کہ باڈی بیگ (Body Bag) وغیرہ پر بھیگا ہاتھ یا بھیگا کپڑا وغیرہ پھیرنے کی کوئی شرعی بنیاد نہیں ہے؛ اس لیے باڈی بیگ وغیرہ پر بھیگا ہاتھ یا بھیگا کپڑا وغیرہ پھیرنے کی ضرورت نہیں۔

صورت مسئولہ میں غسل اور تیمّم ساقط ہونے اور میت کی طہارت کے بغیر نماز جنازہ درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح مطلق نماز کے لیے نمازی کی کلی یا جزوی طہارت ایسی شرط ہے، جو عذر و مجبوری میں ساقط ہوجاتی ہے، اسی طرح نماز جنازہ کے لیے میت کی طہارت بھی ایسی شرط ہے، جو عذر و مجبوری میں ساقط ہوجاتی ہے؛ چناں چہ:

الف: اگر کوئی بیمار شخص، غسل اعضا اور تیمّم پر قادر نہ ہو تو وہ بلا طہارت نماز پڑھے گا۔

بخلاف المريض إذا لم يستطع غسل الأعضاء ولا التيمم فإن الأعضاء يجعل كالذاهبة أصلاً للعذر فلهذا يصلي بغير طهارة كذا في الإيضاح (الضياء المعنوي، ص: ١٨٢، ب، مخطوطة)۔

ب: اگر کسی کے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پیر ٹخنے سمیت کٹے ہوئے ہوں اور چہرے پر زخم ہو، جس کی وجہ سے چہرہ پر مسح وغیرہ نہ ہو سکے تو طہارت کا حکم ساقط ہوجائے گا اور وایسا شخص بلا طہارت نماز پڑھے گا۔

(ولو قطعت يداه ورجلاه من المرفق والكعب وبوجهه جراحة صلى بغير طهارة ولا تيمم ولا يعيد، هو الأصح)، وقد مر في التيمم [الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، ١: ٤٢٣، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٢: ١٤٥، ت: الفرفور، ط: دمشق نقلاً عن الفيض](الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ٢: ٥٧٤، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٤: ٥٥٢، ٥٥٣، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قال محمد بن الفضل: إن مقطوع اليدين والرجلين إذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة وهذا صحيح (الضياء المعنوي على مقدمة الغزنوي، ص: ١٨٧، ب، مخطوطة، وص: ١٤١، ب، مخطوطة أخرى).

ج: اگر کسی جنبی کے سر میں بہت زیادہ درد ہو اور وہ سر دھونہ سکتا ہو تو اس کے ذمہ سے سر کا دھونا ساقط ہوجائے گا؛ البتہ اگر مسح کر سکتا ہو تو مسح ضروری ہوگا۔ اور اگر براہ راست مسح نہ کیا جا سکتا ہو، پٹی پر کیا جا سکتا ہو اور پٹی باندھنا ممکن ہو تو پٹی باندھ کر اُس پر مسح کرنا ضروری ہوگا۔ اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کیا جا سکتا ہو یا پٹی باندھنا ممکن نہ ہو تو یہ عضو، معدوم کے درجے میں ہوگا اور غسل و مسح سب ساقط ہوجائے گا۔

(من به وجع رأس لا يستطيع معه مسحه) محدثاً ولا غسله جنباً ففي الفيض عن غريب الرواية: يتيمم، وأفتى قارئ الهداية أنه (يسقط) عنه (فرض مسحه)، ولو عليه جبيرة ففي مسحها قولان، وكذا يسقط غسله فيمسحه ولو على جبيرة إن لم يضره وإلا سقط أصلاً وجعل عادماً لذلك العضو حكماً كما في المعدوم حقيقةً (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، آخر باب التيمم، ١: ٤٣٣، ٤٣٤، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٢: ١٧١، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "قولان": ذكر في النهر عن البدائع ما يفيد ترجيح الوجوب، وقال: وهو الذي ينبغي التعويل عليه اهـ؛ بل قال في البحر: والصواب الوجوب ويأتي تمامه في آخر الباب الآتي. قوله: "وكذا يسقط غسله": أي: غسل رأسه من الجنابة. قوله: "ولو على جبيرة": ويجب شدها إن لم تكن مشدودة، ط: أي: إن أمكنه. قوله: "وإلا": بأن ضره المسح عليها (رد المحتار).

وانظر البحر الرائق ومنحة الخالق (كتاب الطهارة، آخر باب التيمم، ١: ٢٨٦، ٢٨٧، ط: مكتبة زكريا ديوبند) **أيضاً.**

د: اگر نماز جنازہ کے بغیر میت کی تدفین کردی گئی تو اس وقت تک قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی جب تک میت کے نہ پھٹنے کا یقین یا غالب گمان رہے۔ اس صورت میں حرمت نبش کی وجہ سے میت کو غسل یا تیمّم دینے کا حکم ساقط ہوجائے گا۔

(وإن دفن) وأهيل عليه التراب (بغير صلاة) أو بها بلا غسل.......... (صلى على قبره) استحساناً (مالم يغلب على الظن تفسخه) من غير تقدير وهو الأصح، وظاهره أنه لو شك في تفسخه صلي عليه، لكن في النهر عن محمدؒ: لا كأنه تقديماً للمانع (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ٣: ١٢٥، ط: مكتبة

زكريا ديوبند، ٥: ٣٠٠، ٣٠١، ت: الفرفور، ط: دمشق)، أقول: وفي الحلبة: نص الأصحاب على أنه لا يصلى عليه مع الشك في ذلك، ذكره في المفيد والمزيد وجوامع الفقه وعامة الكتب، وعلله في المحيط بوقوع الشك في الجواز اهـ، وتمامه فيها (رد المحتار).

ھ: اگر کسی حادثہ وغیرہ میں مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہو کہ اُن سب کو غسل دینا یا تیمّم کرانا لوگوں کے لیے ناقابل برداشت مشقت و پریشانی کا باعث ہو تو ایسی صورت میں فقہ مالکی کی صراحت کے مطابق غسل اور تیمّم کا حکم ساقط ہو جائے گا اور بلا طہارت اُن کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ وقواعدنا لا تأباه۔

وأما من تعذر غسله وتيممه كما إذا كثرت الموتى جداً فغسله مطلوب ابتداء لكن يسقط للتعذر ولا تسقط الصلاة عليه، وبهذا قرر طفي فيما يأتي عند قوله: "وعدم الدلك لكثرة الموتى" (حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، باب الوقت المختار، فصل ذكر فيه أحكام الجنائز، ١: ٤٠٨، ط: دار إحياء الكتب العربية عيسى البابي الحلبي وشركاؤه).

وجاز (عدم الدلك لكثرة الموتى) كثرة توجب المشقة أي: الفادحة فيما يظهر، وكذا عدم الغسل، ويمم من أمكن تيممه منهم وإلا صلي عليهم بلا غسل وتيمم على الأصح (الشرح الكبير للدردير مع حاشية الدسوقي عليه، باب الوقت المختار، فصل ذكر فيه أحكام الجنائز، ١: ٤٢٠، ط: دار إحياء الكتب العربية عيسى البابي الحلبي وشركاؤه).

(قوله: المشقة الفادحة) أي: في الدلك، والمراد بها الخارجة عن المعتاد. (قوله: وكذا عدم الغسل) أي: وكذا يجوز عدم الغسل لكثرة الموتى كثرة توجب المشقة الفادحة في تغسليهم بلا دلك. (قوله: وإلا صلي) أي: وإلا بأن كان يشق تيممهم مشقة فادحة صلي عليهم بلا غسل وبلا تيمم – إلى قوله – وهذا الذي قاله الشارح هو ما قاله الشيخ إبراهيم اللقاني وصوبه بن خلافاً لعج القائل بعدم الصلاة عليهم (حاشية الدسوقي على الشرح الكبير للدردير).

ومثله في حاشية الصاوي على الشرح الصغير أيضاً حيث قال: قوله: "وهما متلازمان": أي: في الطلب كما أشار له الشارح بقوله: " فكل من غسله إلخ"، وليس المراد أنهما متلازمتان في الفعل وجوداً وعدماً ؛ لأنه قد يتعذر الغسل و التيمم وتجب الصلاة عليه كما إذا كثرت الموتى جداً فغسله أو بدله مطلوب ابتداء لكن إن تعذر سقط للتعذر فلا تسقط الصلاة عليه، وبهذا قرر (ر) عند قول خليل: "وعدم الدلك لكثرة الموتى". (حاشية الصاوي على الشرح الصغير، ١: ٥٤٣، ٥٤٤).

ابن حبيب: لا بأس عند الوباء وما يشتد على الناس من غسل الموتى لكثرتهم أن يجتزؤوا بغسلة واحدة بغير وضوء ويصب الماء عليهم صبا، ولو نزل الأمر الفظيع بكثرة الموتى فلا بأس أن يدفنوا بغير غسل إذا لم يوجد من يغسلهم ويجعل النفر منهم في قبر واحد، وقاله أصبغ وغيره (التاج والإكليل لمختصر خليل، كتاب الجنائز، ٣: ٤٦، ط: دار عالم الكتب للطباعة والنشر والتوزيع).

خلاصہ یہ کہ کورونا وائرس میں انتقال کرنے والی میت کو اگر تمام تر کوشش کے باوجود غسل دینے یا تیمّم کرانے کی کوئی صورت نہ بن سکے تو ایسی مجبوری میں غسل یا تیمّم کا حکم ساقط ہو جائے گا اور اسی حالت میں اُس کی نماز جنازہ پڑھ کر تدفین کردی جائے گی۔

اور جو اہل علم اس صورت میں نماز جنازہ کے لیے باڈی بیگ (Body Bag) پر بھیگے ہاتھ یا کسی بھیگے کپڑے سے مسح کے قائل ہیں، اُن کی رائے درج ذیل وجوہ سے صحیح نہیں:

پہلی وجہ: جبیرہ یا جبیرہ جیسی چیز پر مسح اس وقت جائز ہوتا ہے؛ جب وہ عضو پر بندھی ہوئی ہو، یعنی: جسم سے اچھی طرح چپکی ہوئی ہو جیسا کہ علامہ سید احمد طحطاویؒ نے صراحت فرمائی ہے۔ اور باڈی بیگ (Body Bag) جسم سے منفصل ہوتا ہے؛

لہٰذا باڈی بیگ، ڈبل باڈی بیگ (Double Body Bag) یا کافین (Coffin) یعنی: تابوت وغیرہ پر مسح جائز نہ ہوگا؛ ورنہ صندوق کی طرح قبر پر بھی مسح جائز ہوگا؛ جب کہ فقہا نے صراحت فرمائی ہے کہ اگر کوئی میت بغیر غسل دفن کر دی گئی تو جب تک میت کے نہ پھٹنے کا یقین یا غالب گمان ہو، قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اس میں فقہا نے قبر پر مسح کا حکم نہیں فرمایا ہے۔

قوله: **(ولو على جبيرة)** : ويجب شدها إن لم تكن مشدودة، ط [حاشية الطحطاوي على الدر المختار، ۱: ۱۳۷، ط: مكتبة الاتحاد، ديوبند] (رد المحتار، كتاب الطهارة، آخر باب التيمم، ۱: ٤٣٤، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۲: ۱۷۱، ت: الفرفور، ط: دمشق)۔

(وإن دفن) وأهيل عليه التراب **(بغير صلاة)** أو بها بلا غسل............ **(صلى على قبره)** استحساناً **(مالم يغلب على الظن تفسخه)** من غير تقدير وهو الأصح، وظاهره أنه لو شك في تفسخه صلي عليه، لكن في النهر عن محمدٌ: لا كأنه تقديماً للمانع (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ۳: ۱۲۵، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٥: ٣٠٠، ٣٠١، ت: الفرفور، ط: دمشق)، أقول: وفي الحلبة: نص الأصحاب على أنه لا يصلى عليه مع الشك في ذلك، ذكره في المفيد والمزيد وجوامع الفقه وعامة الكتب، وعلله في المحيط بوقوع الشك في الجواز اهـ، وتمامه فيها (رد المحتار)۔

__دوسری وجہ__: غَسلِ اعضا، زخم یا پٹی پر مسح اور تیمّم سے متعلق فقہا نے جو جزئیات ذکر فرمائی ہیں، اُن سے اصولی طور پر حسب ذیل چند باتیں واضح ہوتی ہیں:

الف: احناف کے نزدیک وضو یا غُسل میں غَسلِ اعضا اور تیمّم دونوں کو جمع کرنا جائز نہیں؛ کیوں کہ وضو یا غُسل میں غَسلِ اعضا اصل ہے اور تیمّم بدل ہے۔ اور بلا دلیل اصل اور بدل کا اجتماع درست نہیں؛ اسی لیے اگر جنبی یا محدث کے کچھ اعضا صحیح اور کچھ زخمی یا چیچک زدہ ہوں تو غَسل اور تیمّم دونوں کا حکم نہیں ہوتا؛ بلکہ اگر اکثر اعضا صحیح ہوں تو غَسل کا حکم ہوتا ہے۔ اور اگر اکثر زخمی یا چیچک زدہ ہوں تو تیمّم کا۔

(ولا يجمع المكلف بينهما) أي: بين التيمم والغسل لما فيه من الجمع بين البدل والمبدل، ولا نظير له في الشرع، فيكون للأكثر حكم الكل (منح الغفار لشرح تنوير الأبصار، ۱: ۲۹، مخطوط، ونحوه في تبيين الحقائق للزيلعي، ۱: ٤٥، ط: المكتبة الإمدادية، ملتان، باكستان).

وإذا أجنب الرجل وعلى جميع جسده أو على أكثره جراحة أو به جدري، __فإنه يتيمم ولا يمسح على الجراحة ولا يغسل الموضع الصحيح__، فإن كان أكثر بدنه صحيحاً فإنه يغسل الصحيح ومسح على الباقي. وكذلك هذا الحكم في أعضاء الوضوء. ولو ترك المسح على الجبيرة إن كان يضره جاز وإلا فلا (مقدمة الغزوي ص:۳۳،ب، ۳٤، الف، مخطوط).

ولو كان ببدنه جراحة أو جدري، والغالب من مواضع الطهارة الصحة غسل الصحيح وربط الجبائر على الجريح ومسح عليها، وإن كان الغالب الجراحة فإنه يتيمم ولا يغسل الصحيح عندنا، والمحدث والجنب في ذلك سواء (الضياء المعنوي على مقدمة الغزنوي، ص: ۱۸۷،ب، مخطوط، ص: ۱٤۱، ب، مخطوط آخر).

(تيمم لو) كان **(أكثره)** أي: أكثر أعضاء الوضوء عدداً وفي الغسل مساحة **(مجروحاً)** أو به جدري اعتباراً للأكثر، **(وبعكسه يغسل الصحيح)** ويمسح الجريح – إلى قوله – **(ولا يجمع بينهما)** أي: تيمم وغسل كما لا يجمع بين حيض وحبل الخ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، ۱: ٤۲۹–٤۳۱، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۲: ۱٦۱–۱٦٦، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "اعتباراً للأكثر": علة لقوله: "تيمم"، ط، قوله: "وبعكسه": وهو ما لو كان أكثر الأعضاء صحيحاً يغسل الخ، لكن إذا يمكنه غسل الصحيح بدون إصابة الجريح وإلا تيمم، حلبة (رد المحتار). قوله: "ويمسح الجريح": أي: إن لم يضره وإلا عصبها بخرقة ومسح فوقها، خانية وغيرها، ومُفاده كما قال ط: أنه يلزمه شد

الخرقة إن لم تكن موضوعة (المصدر السابق). **قوله: "ولا يجمع بينهما": لما فيه من الجمع بين البدل والمبدل** (المصدر السابق). **قوله: "وغسل": بفتح الغين المعجمة ليعم الطهارتين، ح. قوله: "كما لا يجمع": عدم الجمع في جميع ما يأتي بمعنى المعاقبة من الطرفين: أي: كلما وجد واحد امتنع وجود آخر الخ** (المصدر السابق).

ب: زخم یا پٹی پر مسح، غَسل عضو کا بدل نہیں ہے؛ بلکہ غَسل ہی کے درجے میں ہے؛ لہٰذا غَسلِ اعضا کے ساتھ زخم یا پٹی پر مسح میں کچھ حرج نہیں؛ اسی لیے اگر جنبی یا محدث کے اکثر اعضا صحیح ہوں اور کچھ زخمی یا چیچک زدہ تو صحیح کو دھونے کا اور زخمی پر مسح کا حکم ہوتا ہے۔ اور اگر زخم پر مسح نقصان دہ ہو اور پٹی باندھ کر اُس پر مسح ممکن ہو تو پٹی باندھ کر پٹی پر مسح ضروری ہوتا ہے۔

(وحكم مسح جبيرة) هي عيدان يجبر بها الكسر **(وخرقة قرحة وموضع فصد)** وكي **(ونحو ذلك)** كعصابة جراحة ولو برأسه **(كغسل لما تحتها)** (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ١: ٤٦٨، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٢: ٢٢٩، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قال رحمه الله: **(والمسح على الجبيرة وخرقة القرحة كالغسل لما تحتها)**، وليس ببدل بخلاف المسح على الخفين، ولهٰذا لا يمسح على الخف في إحدى الرجلين ويغسل الأخرى؛ لأنه يؤدي إلى الجمع بين الأصل والبدل. ولو كانت الجبيرة في إحدى رجليه مسح عليها وغسل الأخرى، ولا يكون ذلك جمعا بين الأصل والبدل، ألا ترى إلى حديث علي رضي الله عنه أنه صلى الله عليه وسلم أمره بالمسح على الجبيرة في إحدى يديه"، **فثبت أن المسح على الجبيرة ما دام العذر قائما أصل لا بدل** (تبيين الحقائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ١: ٥٢، ط: المكتبة الإمدادية، ملتان، باكستان).

زاد في النهر وجهاً: **وهو أن مسح الجبيرة ليس خلفاً عن غسل ما تحتها ولا بدلا** بخلاف الخف؛ فإن مسحه خلف. واعلم أن البدل هو ما لا يجوز عند القدرة على الأصل كالتيمم، والخلف هو ما يجوز كمسح الخف، **ومسح الجبيرة في ذاته بدل؛ لكنه نزل منزلة الأصل** كما في البحر (تحفة الأخيار على الدر المختار للحلبي، كتاب الطهارة، آخر باب المسح على الخفين، ص: ١٨، ب، مخطوطة).

وهذا كله ظاهر في أن هذا المسح [أي: على الجبائر] ليس ببدل عن الغسل، وظاهر ما في الهداية أنه بدل، وتعقبه بعض الشارحين بأنه ليس ببدل بدليل ما ذكرنا من الفرق بينه وبين مسح الخف فلان أصلا لا بدلا، وأجيب بأنه في نفسه بدل بدليل أنه لا يجوز عند القدرة على الغسل؛ **لكن نزل منزلة الأصل لعدم القدرة عليه فكان كالأصل** بخلاف المسح على الخفين، فإنه لم يعط له حكم الغسل؛ بل هو بدل محض؛ ولهذا لو جمع بينه وبين الغسل و بين المسح على الجبيرة يلزم الجمع بين الأصل والبدل حقيقة و حكماً (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ١: ٣٢٥، ط: مكتبة زكريا ديوبند).

والمسح على الجبيرة ونحوها كالغسل لما تحتها وليس بدلاً بخلاف الخف؛ لأنه بدل محض فلا يتوقت مسح الجبيرة بمدة لكونه أصلاً – إلى قوله – ويجوز مسح جبيرة إحدى الرجلين مع غسل الأخرى لكونه أصلاً (مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح مع حاشية الطحطاوي عليه، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ص: ١٣٦، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

قوله: "وليس بدلاً": أي: محضاً؛ بل نزل منزلة الأصل لعدم القدرة عليه وإن كان في نفسه بدلاً بدليل أنه لا يجوز عند القدرة على الغسل (حاشية الطحطاوي على المراقي). قوله: "لكونه أصلاً": أي: فلا يصير جامعاً بين الأصل والبدل (المصدر السابق). قوله: "ولا يجب إعادة المسح عليها": لأنه كالغسل لما تحتها، وقد سقط بالمسح الأول كما إذا مسح رأسه ثم حلقه (المصدر السابق، ص: ١٣٧).

المسح على الجبائر كالغسل لما تحتها فيكون قائماً مقامه (تحفة الفقهاء، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين والجبائر، ١: ٩٢، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

قوله: **(لا مسح خفها)** : أي: مع مسح جبيرة الأخرى للزوم الجمع بين الأصل والبدل (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الطهارة،باب المسح على الخفين، ۱: ۱٤٤، ط: مكتبة الاتحاد ديوبند).

(تيمم لو) كان **(أكثره)** أي: أكثر أعضاء الوضوء عدداً وفي الغسل مساحة **(مجروحاً)** أو به جدري اعتباراً للأكثر **(وبعكسه يغسل الصحيح)** ويمسح الجريح (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، ۱: ٤۲۹، ٤۳۰، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۲: ۱٦۱، ۱٦۲، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "اعتباراً للأكثر": علة لقوله: "تيمم"، ط، قوله: "وبعكسه": وهو ما لو كان أكثر الأعضاء صحيحاً يغسل الخ ، لكن إذا يمكنه غسل الصحيح بدون إصابة الجريح وإلا تيمم، حلبة (رد المحتار).

قوله: "ويمسح الجريح": أي: إن لم يضره وإلا عصبها بخرقة ومسح فوقها، خانية وغيرها، ومفاده كما قال ط: أنه يلزمه شد الخرقة إن لم تكن موضوعة (المصدر السابق).

ج: جس طرح غَسلِ اعضا اور تیمّم کا اجتماع درست نہیں، اسی طرح تیمّم اور (زخم یا پٹی پر) مسح کا اجتماع بھی درست نہیں؛ کیوں کہ (زخم یا پٹی پر) مسح، غَسل کے درجے میں ہوتا ہے؛ لہٰذا اگر جنبی یا محدث کے اکثر اعضا زخمی یا چیچک زدہ ہوں اور اعضائے تیمّم پر تیمّم ممکن ہو تو صرف تیمّم کا حکم ہوگا اور وہ کافی ہوگا، تیمّم کے ساتھ دوسرے اعضا پر غَسل یا مسح کا حکم نہ ہوگا۔

وإذا أجنب الرجل وعلى جميع جسده أو على أكثره جراحة أو به جدري، **فإنه يتيمم ولا يمسح على الجراحة ولا يغسل الموضع الصحيح**، فإن كان أكثر بدنه صحيحاً فإنه يغسل الصحيح ومسح على الباقي. وكذلك هذا الحكم في أعضاء الوضوء. ولو ترك المسح على الجبيرة إن كان يضره جاز وإلا فلا (مقدمة الغزوي ص: ۳۳،ب، ۳٤، الف، مخطوط).

د: تیمّم کا حکم اُس وقت ہوتا ہے جب اکثر اعضا کا غَسل متعذر رہو۔ اور اگر اس صورت میں تیمّم بھی متعذر رہو تو دوبارہ غسل کی طرف عود نہیں کیا جاتا؛ لہٰذا اس صورت میں مسح کی طرف بھی عود نہیں کیا جائے گا؛ کیوں کہ یہ بدل سے اصل کی طرف عود کرنا ہے؛ جب کہ اصل کے تعذر ہی کی وجہ سے بدل کی طرف رجوع کیا گیا تھا، نیز تیمّم سے عجز، غسل اور مسح سے عجز کو مستلزم ہے، پس تیمّم سے عجز کی صورت میں غسل کی طرح مسح کا بھی حکم نہیں ہوسکتا۔

(ويترك) المسح كالغسل (إن ضر وإلا لا) يترك. (وهو) مسحها (مشروط بالعجز عن مسح) نفس الموضع، **(فإن قدر عليه فلا مسح) عليها** (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ۱: ٤۷۰، ط: مكتبة زكريا ديوبند).

قوله: "ويترك المسح كالغسل": أي: يترك المسح على الجبيرة كما يترك الغسل لما تحتها (رد المحتار).

قوله: "عن مسح نفس الموضع": أي: وعن غسله، وإنما تركه؛ **لأن العجز عن المسح يستلزم العجز عن الغسل**، ح [تحفة الأخيار على الدر المختار للحلبي، ص: ۸۱، ألف، مخطوطة](المصدر السابق). والعجز عن المسح يستلزم العجز عن الغسل، حلبي (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ۱: ۱٤٤، ط: مكتبة الاتحاد، ديوبند).

قلت: أرأيت رجلا به جراحات في عام جسده، وهو يستطيع أن يغسل ما بقي ولا يستطيع أن يغسل الجراحات، وهي في رأسه وصدره و ظهره وعامة جسده؟ قال: يتيمم. قلت: فإن كانت الجراحات في رأسه أو في إحدى يديه؟ قال: يغسل سائر جسده. قلت: فكيف يصنع بمواضع الجراحات؟ قال: يمسح عليها بالماء. قلت: فإن كان لا يستطيع ذلك؟ قال: يمسح على الخرقة التي فوق الجراحة بالماء. قلت: فإن كانت الجراحات في رأسه؟ قال: يغسل جسده ويدع رأسه ويمسح على الجراحات بالماء. قلت: أرأيت رجلا مريضا أجنب وهو لا يستطيع أن يغتسل لما به من الجدري؟ قال: يتيمم بالصعيد. قلت: فإن كان به جرح في رأسه، وهو يستطيع الغسل

في سائر جسده؟ قال: يغسل جسده ويدع رأسه. (كتاب الأصل للإمام محمد الشيباني، كتاب الصلاة، باب التيمم بالصعيد، ۱: ۱۰۴، ط: دار ابن حزم، بيروت، ونحوه في الخانية على الهندية، ۱: ۵۸، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).

قال: **(وإذا كان به جدري أو جراحات في بعض جسده، فإن كان محدثا فالمعتبر أعضاء الوضوء)**؛ فإن كان أكثره صحيحا فعليه الوضوء في الصحيح، وإن كان أكثره مجروحا فعليه التيمم دون غسل الصحيح منه. وإن كان جنبا فالعبرة بجميع الجسد؛ فإن كان أكثره مجروحا تيمم وصلى عندنا، وقال الشافعي رحمه الله تعالى: يلزمه الغسل فيما هو صحيح في الوجوه جميعا؛ لأن سقوط الغسل عما هو مجروح لضرورة الضرر في إصابة الماء والثياب والضرورة تتقدر بقدرها، ولنا أن الأقل تابع للأكثر؛ فإن النبي صلى الله عليه وسلم قال في المجدور: "كان يكفيه التيمم"، وأحد لا يقول: إنه يغسل ما بين كل جدريين، فدل على أن العبرة للأكثر، وإذا كان الأكثر مجروحا فكأن الكل مجروح، وقد بينا أنه لا يجمع بين الأصل والبدل على سبيل رفو أحدهما بالآخر، فإذا كان الأكثر مجروحا لم يكن له بد من التيمم، فسقط فرض الغسل لهذا (المبسوط للسرخسي، ۱: ۱۲۲، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان).

(تيمم لو) كان **(أكثره)** أي: أكثر أعضاء الوضوء عدداً وفي الغسل مساحة **(مجروحاً)** أو به جدري اعتباراً للأكثر **(وبعكسه يغسل الصحيح)** ويمسح الجريح (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب التيمم، ۱: ۴۲۹، ۴۳۰، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۲: ۱۶۱، ۱۶۲، ت: الفرفور، ط: دمشق).

ھ: اگر جنبی یا محدث کا اکثر بدن صحیح ہو اور کچھ زخمی ہو تو صحیح اعضا کو دھونے اور زخمی اعضا پر یا اُن کی پٹیوں پر مسح کا حکم ہوتا ہے۔ اور اگر اکثر بدن زخمی ہو اور کچھ صحیح ہو تو تیمّم کا حکم ہوتا ہے۔ اس دوسرے جزو سے معلوم ہوا ہے کہ اگر کل یا اکثر اعضا زخمی ہوں کہ اُنھیں پانی سے دھونا نقصان دہ ہو تو اُن پر پٹی باندھ کر مسح کا حکم نہ ہوگا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ زخم یا پٹی پر مسح، غسل کے ساتھ ایک جزوی وتبعی اور ضمنی حکم ہے، مستقل نہیں؛ اسی لیے شریعت میں وضو یا غسل کے تمام اعضا پر مسح کی نظیر نہیں ہے۔

وفي نصاب الفقه: من عجز عن غسل أكثر الأعضاء في الوضوء والجنابة يتيمم ويصلي؛ لأن للأكثر حكم الكل، وإن عجز عن غسل عضو واحد غسل سائر الأعضاء ومسح ذلك العضو، وبه نأخذ (الضياء المعنوي على مقدمة الغزنوي، ص: ۱۸۸، ألف، مخطوطة، ص: ۱۴۲، ألف، مخطوطة أخرى).

ان اصولی جزئیات سے واضح ہوا کہ اگر میت کو غسل دینا یا تیمّم کرانا ممکن نہ ہو تو باڈی بیگ وغیرہ پر مسح کا حکم نہ ہوگا؛ کیوں کہ یہ بدل سے دوبارہ اصل کی طرف سے لوٹنے کے مرادف ہے، نیز شریعت میں کل اعضا پر مسح کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

<u>**تیسری وجہ**</u>: فقہی جزئیات ودلائل کی روشنی میں بہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وضو یا غسل میں پلاسٹر یا پٹی وغیرہ پر مسح کا مسئلہ زندوں کے ساتھ خاص ہے، مرحومین کے غسل میں پلاسٹر یا پٹی وغیرہ پر مسح نہیں ہے؛ بلکہ اگر میت کے جسم پر کوئی پلاسٹر یا پٹی وغیرہ ہو تو غسل میں پلاسٹر کاٹ دینا چاہیے اور بندھی ہوئی پٹیاں کھول دینی چاہیے؛ جیسا کہ بعض اکابر کے فتاوی میں بھی ہے (فتاوی محمودیہ مع حاشیہ، ۸: ۵۰۰، جواب سوال: ۳۹۸۵، مطبوعہ: ادارہ صدیق، ڈابھیل، ۱۳: ۵۶، مطبوعہ: مکتبہ محمودیہ، علی پور، ہاپوڑ روڈ، میرٹھ)؛ اسی لیے فقہ کی کسی کتاب میں غسل میت میں پلاسٹر یا پٹی وغیرہ پر مسح کا مسئلہ نہیں آیا ہے؛ جب کہ فقہا نادر سے نادر جزئیہ بھی ترک نہیں فرماتے ہیں۔

نیز پلاسٹر یا پٹی وغیرہ پر مسح چوں کہ غسل کے درجے میں ہوتا ہے؛ لہٰذا یہ تیمّم پر مقدم ہوگا۔ اور فقہا غسل کے تعذر کی صورت میں براہ راست تیمّم کا حکم فرماتے ہیں، پورے جسم پر پٹیاں باندھ کر یا بندھی ہوئی پٹیوں پر مسح کی اجازت نہیں دیتے؛ بلکہ اگر پلاسٹر یا پٹی وغیرہ پر مسح کی اجازت ہوتی تو فقہا جن صورتوں میں تیمّم کا حکم فرماتے ہیں، اُن میں تیمّم کے بجائے جسم پر پٹیاں باندھ کر یا اچھی طرح کفن لپیٹ کر مسح کا حکم فرماتے؛ جب کہ ایسا نہیں ہے۔

اگر میت کی یہ پوزیشن ہوچکی ہو کہ کسی صورت میں اُس پر پانی ڈال کر غسل نہیں دیا جاسکتا؛ بلکہ آہستہ آہستہ پانی ڈال کر غسل دینے میں بھی میت کی کھال یا گوشت الگ ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں میت کو تیمّم کرایا جائے گا، غسل نہیں دیا جائے گا، تمام فقہا کا یہی مسلک ہے۔ فقہ مالکی کے مشہور فقیہ: شیخ محمد علیش مالکیؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں فقہا نے جبائر پر مسح کا تذکرہ اس لیے نہیں کیا ہے کہ اگر غسل میت میں مسح علی الجبائر جائز ہوتا تو کفن پر بھی مسح درست ہوتا؛ جب کہ کفن پر مسح تو ارث امت کے خلاف ہے؛ اس لیے غسل میت میں جبائر پر مسح کا حکم نہیں ہے۔

اور فقہ حنفی میں اگرچہ اس طرح کی کوئی صراحت احقر کو نہیں ملی؛ لیکن اصول وقواعد اسی کی تائید کرتے ہیں۔

قوله: "كخوف تقطيع إلخ": ولم يذكروا هنا مسحا على الجبائر، وإلا لمسح على الكفن، وليس من عمل الناس (التقريرات على حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، باب الوقت المختار، فصل ذكر فيه أحكام الجنائز، ١: ٤١٠، ط: دار إحياء الكتب العربية عيسى البابي الحلبي وشركاؤه)۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں باڈی بیگ (Body Bag) یا ڈبل باڈی بیگ (Double Body Bag) وغیرہ پر بھیگا ہاتھ یا بھیگا کپڑا پھیر کر مسح کرنے کی ضرورت نہیں؛ بلکہ عذر و مجبوری کی وجہ سے طہارت کا حکم سرے سے ساقط ہوجائے گا اور اسی حالت میں نماز جنازہ پڑھ کر تدفین کردی جائے گی۔ فقط واللہ تعالی أعلم۔

[signature]

۱۴۴۱/۸/۱۹ھ = ۲۰۲۰/۴/۱۴ء، سہ شنبہ

الجواب صحیح

[signature]

الجواب صحیح

[signature]